عرب کے معاشرہ میں شراب نوشی اور آج کا معاشرہ!

تحریر: امان اللہ ایم اے (بی ایڈ) کھوہار

قرض کی پیتے تھے ے اور سمجھتے تھے کہ ہاں — رنگ لائے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن
ہوئی ہے جب سے شراب حرام — ہو گیا ہے ملنگ کس قدر پریشان

کیا شراب واقعی حرام ہے ....؟ کہتا ہے کون؟

آؤ پوچھو قرآن سے!

اسلام دینِ فطرت ہے اور تدبر کی دعوت دیتا ہے اور تدبر کیلئے ذہن اور شعور لازم وملزوم ہے۔ مگر شراب ان دونوں کو ماؤف کر دیتی ہے۔ جب عقل کام نہ کرے تو انسان میں انسانی رشتوں کی قدر ختم ہو جاتی ہے اور انسان اور حیوان میں کوئی فرق نہیں رہتا۔ لہذا اسلام میں شراب کو حرام قرار دے دیا گیا کیونکہ اسلام عقل وشعور کا دین ہے۔

عرب زمانۂ جاہلیت سے فحش شاعری اور شراب نوشی کے دلدادہ تھے۔ عام محافل کے اندر شراب پی پلا کر خوب فحش گوئی اور فحش شاعری کی جاتی اور جو شخص جس قدر منہ پھٹ ہوتا۔ اس کی عرب معاشرہ میں اتنی ہی زیادہ عزت ہوتی۔ مگر عرب کے اس جاہل معاشرہ میں کوئی بھی اس برائی کو برائی نہ خیال کرتا تھا۔ یہ برائی اپنے عروج پر پہنچ چکی تھی اور قانونِ فطرت ہے کہ ہر عروج کو زوال ہے۔

بہر حال قدرتِ الٰہی کو رحم آیا تو اپنے پیارے حبیب ﷺ کو اس عرب کے جاہل معاشرہ میں مبعوث فرما دیا۔ آپؐ نے مکہ کے ابتدائی تیرہ سال تقریباً بنیادی عقائد کی تبلیغ میں صرف کر دیئے۔ پھر مدینہ ہجرت فرمائی۔ تو اب جب مدینہ میں اسلام ایک قوت بن کر ابھر رہا تھا اور مدینہ ایک اسلامی ریاست اور اسلام اپنی تکمیل کے مراحل طے کر رہا تھا مگر اس وقت بھی عرب کے اس معاشرہ میں شراب نوشی کی جا رہی تھی۔ ابھی تک کوئی حکمِ الٰہی اس کے بارے میں نازل نہ ہوا تھا۔ لہذا آپؐ خاموش تھے کہ ایک دن مرادِ نبی

جناب حضرت عمرؓ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شراب کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابھی تک شراب کے بارے میں کوئی حکم نازل نہیں ہوا ہے۔ تو حضرت عمرؓ نے اللہ کی بارگاہ میں دعا کی:
''اے اللہ شراب کے بارے میں کوئی واضح حکم نازل فرما۔''

لیکن میں آپ کو اوپر ابتداء میں بتا چکا ہوں کہ شراب عرب معاشرہ کے اندر مکمل طور پر رچ بس چکی تھی لہذا اس کو یک دم چھوڑنا عرب کے معاشرہ کے بس میں نہ تھا۔ مگر قربان جاؤں! اس قدرت کی حکمتوں کے ... جو تمام دنیا کا خالق و مالک ہے۔ اس نے ایسا طریقہ پیش کیا جو دنیائے کفر کے ایوانوں میں ہلچل مچا گیا۔ لہذا جب حضرت عمرؓ نے یہ دعا کی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلا تدریجی حکم نازل ہوا۔ ﴿یسئلونک عن الخمر والمیسر قل فیھما اثم کبیر و منافع للناس و اثمھما أکبر من نفعھما﴾ (البقرۃ:۲۱۹)
ترجمہ: ''آپ ﷺ سے شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دیں کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کیلئے کچھ فائدہ کی چیزیں بھی ہیں اور ان کا گناہ ان کے فائدہ سے بڑا ہے۔''

یہاں پر اللہ تعالیٰ نے بڑا حکیمانہ انداز اختیار کیا ہے حالانکہ اس حکم سے شراب کی حرمت تو نازل نہیں ہوئی مگر سمجھدار آدمی کیلئے یہ حکم بھی کافی تھا کہ اس میں فائدہ تو ضرور ہے مگر دوسری طرف اس کا گناہ اس فائدہ سے بڑا ہے۔ اس حکم کے نازل ہونے کے بعد بھی عرب کے معاشرہ میں شراب نوشی عام چلتی رہی کیونکہ جو لوگ اس کاروبار میں منسلک تھے ان کیلئے تو اس میں فائدہ تھا اور قرآن کا اشارہ بھی اسی طرف تھا مگر وہ لوگ جو اس کو استعمال کرتے تھے ان کیلئے گناہ تھا۔ لیکن ابھی قطعی حرمت نہیں آئی تھی اس لئے لوگ اپنی پرانی روش پر چلتے رہے۔ پھر ایک دن حضرت عمرؓ نے اللہ سے دعا کہ: ''اے اللہ! شراب کے بارے میں کوئی واضح حکم نازل فرما۔'' تو پھر اللہ کی طرف سے دوسرا تدریجی حکم نازل ہوا۔ ارشاد ربانی ہے: ﴿یاأیھا الذین آمنوا لاتقربوا الصلوۃ وأنتم سکری حتی تعلموا ماتقولون﴾ (النساء:۴۳) ترجمہ: ''مسلمانو! نشہ کی حالت میں نماز کے قریب بھی نہ جاؤ یہاں تک کہ جو تم کہہ رہے ہو اسے سمجھو۔''

اب جب یہ حکم نازل ہوا تو اس کے اندر کچھ وقت کی قید لگا دی گئی۔ تم پانچ اوقاتِ نماز کے دوران شراب نوشی نہ کرو اور نہ نشہ کی حالت میں نماز کیلئے آؤ۔ اب جب نماز کیلئے جماعت کھڑی ہوتی تو آپ ﷺ منادی کراتے کہ اگر کوئی نشے والا آدمی ہے تو وہ نماز سے نکل جائے۔ اب بھی لوگ شراب پیتے رہے مگر اوقاتِ نماز میں احتیاط برتنے لگے لیکن ... باقی ... ن اسی طرح محافل سجا کرتی تھیں۔ ابھی بھی حضرت عمرؓ اس حکم سے

مطمئن نہ تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ: ''اے اللہ شراب کے بارے کوئی واضح حکم نازل فرما۔'' تو اب کی بار شراب کی حرمت کا قطعی حکم نازل ہوا۔ ﴿یاأیھا الذین آمنوا إنما الخمر والمیسر والأنصاب والأزلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون﴾ ترجمہ: ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک اور شیطانی کام ہیں۔ پس ان کاموں سے بچو تاکہ تم کامیاب رہو۔''

اس آیت کے نازل ہونے کے بعد آپؐ نے مدینہ میں منادی کرادی کہ شراب قطعی حرام قرار دے دی گئی ہے۔ لہٰذا اس سے بچو۔ اب وہی عرب جو شراب کے دلدادہ تھے پہلے دو حکموں کے بعد ان کے ذہن اس حد تک تیار ہو چکے تھے کہ وہ شراب کی حرمت کے حکم کو سننے کیلئے تیار تھے۔ اب جب منادی کرنے والے نے صدا لگا کر قرآن کا یہ قطعی حرمت والا حکم سنایا تو لوگوں نے گھروں میں جو شراب کے مٹکے رکھے تھے بغیر تحقیق کے گلیوں میں بہادیئے۔ روایت میں آتا ہے کہ مدینہ کی گلیوں میں شراب بارش کے پانی کی طرح بہنے لگی۔ یہ ان کی اسلام سے محبت تھی کہ انہوں نے اس دفعہ قطعی حکم سن کر اپنی سابقہ دل پسند چیز سے منہ موڑ لیا اور آئندہ کیلئے توبہ کرلی۔

یہ تو تھی عرب کے معاشرہ میں شراب کی حرمت اسلام کے ابتدائی دور میں۔ مگر اب جبکہ اسلام دنیا میں پھیل چکا ہے۔ اب آج ہمارے معاشرہ میں اس حکم کی کہاں تک پیروی کی جارہی ہے اور کیا واقعی شراب کی حرمت ایک پاکیزہ معاشرہ کیلئے ضروری ہے۔ شراب کیا چیز ہے یا شراب کسے کہتے ہیں یا نام بدل لینے سے حکم کی حرمت میں فرق آتا ہے یا نہیں؟ ایک اسلامی حکومت کی اس حکم کو نافذ کرنے میں کیا ذمہ داری ہے؟ اور کیا وہ اس ذمہ داری کو احسن طریقہ سے پورا کررہی ہے یا نہیں یہی میرا اصل موضوع ہے۔

آج جب میں قرآن وحدیث کا مطالعہ کرتا ہوں تو اہل کتاب کے بارے میں ایک رائے ملتی ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب اور احکامات میں تحریف کرلی ہے اور احکامات کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھال لیا ہے۔ لہٰذا وہ اپنے اصل دین سے منحرف ہوگئے ہیں۔ مگر ساتھ ہی جب میں اپنے معاشرے کا جائزہ لیتا ہوں تو منظر کچھ عجیب ہی نظر آتا ہے۔ عیسائی اور یہودی تو وہ ہوئے جنہوں نے اپنے مذہب کے احکامات میں تبدیلی کرکے اپنی مرضی کے مطابق بنا لیا مگر مسلمان کون ہیں؟

بھائی محسوس نہ کرنا مسلمان وہ ہیں جنہوں نے اسلامی احکامات کی موجودگی میں ان پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے یا ان کو ناقابل عمل قرار دیا ہے اور یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ یہ تو چودہ سو سال پرانے احکامات ہیں۔ جو آج

کے جدید دور کیلئے کار آمد نہیں ہیں۔ مگر میں ان کی دیدہ دلیری کی داد دیتا ہوں کیونکہ عیسائیوں اور یہودیوں میں یہ جرأت نہ تھی کہ اپنے نبیؑ کے احکامات کو نا قابل عمل قرار دیتے۔ انہوں نے احکام بدل لئے اور کہا یہ وہی ہمارا شرعی حکم ہے۔ تو وہ اپنے دین سے ہٹ گئے۔ مگر آج کا مسلمان ان احکامات کو نا قابل عمل قرار دے کر پھر بھی مسلمان رہا۔ افسوس صد افسوس!

شراب کی قطعی حرمت نہ صرف آئی بلکہ پینے والے کیلئے حد مقرر کی گئی۔ وہ نشہ آج میرے اس ملک میں جس کو اسلام کا قلعہ بنانے کیلئے حاصل کیا گیا تھا، عام ہے کوئی روکنے والا نہیں۔ میری قوم کا نوجوان اس لعنت میں گرفتار ہے۔ کوئی پرسانِ حال نہیں! نہ صرف شراب بلکہ اور کئی جدید نشہ آور اشیاء سرعام اس ملک میں فروخت ہو رہی ہیں اور بن رہی ہیں۔ میری قوم کا مستقبل تباہ ہو رہا ہے۔ نوجوان نشے میں لت پت نظر آتا ہے۔ آخر وجہ کیا ہے؟ وجہ صرف یہ ہے:

چھوڑ دیں ہم نے تعلیماتِ اسلام　　　ہوئی اس قدر شراب اس لئے عام

اس ملک میں، جو لیا تو اسلام کے نام پر تھا کہیں اسلامی تعلیمات کا نام و نشان تک نظر نہیں آتا۔ آپ اعتراض کریں گے کہ میں غلط ہوں۔ آپ بتا دیں کہ آپ نے کبھی کسی شراب میں لت پت کو سزا، اسلامی اصولوں کے مطابق ملتی دیکھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر ہم اپنے ملک کو اسلامی تعلیمات کا گہوارہ بناتے تو آج ہمیں اس لعنت کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ آج نوجوان کے ہاتھ میں نشہ آور چیز کی بجائے قرآن وسنت کے احکام ہوتے۔ ہم نے ان کی اسلامی خطوط پر رہنمائی نہیں کی۔ جس کی وجہ سے نوجوان بھٹک کر غلط راہ پر لگ گیا۔ اگر ہم اپنے کلچر کے پاس دار رہتے تو ہم یوں دوسری تہذیبوں کے مرہونِ منت نہ ہوتے۔ جیسا کہ شاعر مشرق علامہ اقبالؒ نے کیا خوب کہا ہے ؎

وضع میں ہو تم نصاریٰ تو تمدن میں ہنود　　　یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

آخر سوچنے کی بات ہے کہ شراب (نشہ) کو حرام کیوں قرار دیا گیا؟ میرا خیال ہے کہ پاکیزہ معاشرے کے قیام کیلئے... کیونکہ شراب نوشی سے پاکیزہ اور پرامن معاشرے کا قیام ممکن نہیں۔ اسی حوالہ سے قرآن پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿إنما يريد الشيطن أن يوقع بينكم العداوة والبغضاء في الخمر والميسر ويصدكم عن ذكر الله وعن الصلوة فهل أنتم منتهون﴾ (المائدہ:

۹۱) ترجمہ: ''شیطان تو صرف یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کی وجہ سے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دے اور تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے روک دے۔ پس کیا تم باز آ ؤ گے۔''

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل نقصانات کا ذکر کیا ہے۔ جو شراب نوشی سے پیدا ہوتے ہیں۔ ۱۔ باہمی دشمنی ۲۔ بغض ۳۔ اللہ کی یاد اور نماز سے رکاوٹ

بھلا وہ معاشرہ کس طرح مثالی اور ترقی پسند ہو سکتا ہے جس میں اس کے افراد باہم ایک دوسرے سے دشمنی رکھتے ہوں۔ بلکہ اسلام تو بھائی چارے کی تبلیغ کرتا ہے اور ایک دوسرے سے تعاون کا حکم دیتا ہے۔ قرآن میں ہے: ''ایک دوسرے سے نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں تعاون کرو اور برائی اور بے حیائی کے کاموں میں تعاون نہ کرو۔'' جبکہ ایک شرابی آدمی ہر وقت اپنے نشے میں مست رہتا ہے۔ اسے نیکی اور بدی کی تمیز ہی نہیں رہتی۔ اس کے علاوہ اس نے قوم کی ترقی کے بارے میں کیا سوچنا ہے۔ جسے کسی لمحہ اپنے نشہ سے فرصت ہی نہ ہو۔

دوسرے نمبر پر فرمایا: حسد اور بغض معاشرے کیلئے دیمک کا کام کرتے ہیں۔ جس طرح دیمک جس چیز کو لگ جائے، اسے چاٹ جاتی ہے، اسی طرح یہ مرض بھی معاشرہ کو تباہ کر کے رکھ دیتا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ شراب تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ شرابی آدمی بڑی آسانی سے ہر برائی کا ارتکاب کر لیتا ہے اور اسے احساس تک نہیں ہوتا ہے۔

تیسرے نمبر پر فرمایا کہ یہ شیطانی عمل انسان کو اللہ کی یاد اور نماز سے غافل کر دیتا ہے۔ اصل میں اسلامی معاشرے کی بنیاد ہی یادالٰہی پر ہے اور اس دنیا کی تخلیق کا مقصد ہی یادالٰہی ہے۔ مگر یہ عمل انسان کو اللہ کی یاد سے اور نماز سے غافل کر دیتا ہے اور نماز ہی وہ ذریعہ ہے جو انسان کو برائی اور بے حیائی کے کاموں سے روکتی ہے۔ تو اللہ پوچھتے ہیں کہ اے انسان! کیا تو ان اچھائیوں کو چھوڑ کر اس ایک برائی کو اختیار کرو گے یا ان احکاماتِ الٰہی کو اپنا رہبر مانو گے؟

تو اب ہم نے عمل سے ظاہر کرنا ہے کہ ہم نے اے اللہ تیرے احکامات کو مان کر شراب چھوڑ دی ہے یا تیرے احکامات کو سن کر پس پشت ڈال دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اچھائی اور برائی والی دو راہیں دکھا کر اختیار ہمیں دے دیا ہے۔ مگر جزا و سزا والا معاملہ خود اپنے پاس رکھا ہے۔ مگر ہم نے ان احکامات کو سن کر اَن سنا

کر دیا ہے اور کوشش کی ہے کہ ان احکامات کو بدل دیں۔ بھلا وہ کیسے؟ ہم نے شراب کی بجائے اپنی نشہ آور اشیاء کے نام بدل دیئے ہیں تا کہ دلیل دے سکیں کہ یہ تو جائز ہے۔شراب حرام ہے نام بدل دینے سے حکم نہیں بدلا کرتے۔

آیئے! پیغمبر ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ خمر کیا چیز ہے؟

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نشہ لانے والی چیز ''خمر'' ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔جس نے دنیا میں شراب پی اور وہ اس کو ہمیشہ پیتا رہا۔اس نے توبہ نہیں کی آخرت میں اس کو نہیں پیے گا۔''

ایک اور روایت میں آپؐ نے فرمایا وہ چیز جس کی کثیر مقدار میں نشہ ہے اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔

ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر نشہ آور اور قویٰ میں سستی پیدا کرنے والی شئے سے منع فرمایا ہے۔''

ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ شراب کے دس متعلقات پر لعنت خود شراب پر لعنت، پینے والے اور پلانے والے پر لعنت، بیچنے والے اور خریدنے والے پر لعنت، شراب کشید کرنے والے، شراب بنانے والے، شراب اٹھا کر لے جانے والے اور جس کی طرف لے جا رہا ہے اس پر اور شراب کی قیمت کھانے والے ان سب پر لعنت۔

اس کے علاوہ اور بھی کئی روایات اس بارے میں ملتی ہیں مگر افسوس ہوتا ہے اس بات کا کہ ان احکامات کی موجودگی میں ہمارے اس ملک میں نشہ آور اشیاء نہ صرف بنتی ہیں بلکہ فروخت بھی ہوتی ہیں اور آج ہمارا نوجوان ان کو استعمال کر کے اپنی جوانی تباہ و برباد کر رہا ہے۔لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ ہم نے اس لعنت سے چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے کیا اقدامات کئے ہیں۔کیا ہماری حکومت نے اس لعنت سے بچنے کیلئے کوئی حدود نافذ کی ہیں۔اگر ہم چاہتے ہیں کہ اس لعنت سے ہمارا نوجوان محفوظ رہے تو ہمیں قرآن وسنت کے احکامات نافذ کرنا ہوں گے اور تعلیمات اسلامی کو عام کرنا ہوگا۔اگر ہم شروع سے اسلام کے مطابق اپنی قوم کی تربیت کرتے تو آج ہمیں یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔مگر ابھی بھی وقت ہے کہ ہم سنبھل جائیں۔

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے ہندوستاں والو! تمہاری داستاں تک نہ ہوگی داستانوں میں